وقت کو اپنے انمول بناؤ

وقت کو اپنے انمول بناؤ　　عشق رسول سے دل کو سجاؤ
دُرود و سلام زبان پر سجاؤ　　نبی کی یاد دل میں بساؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ

ہر لمحہ عبادت میں گزرے گا　　وقت کا صحیح استعمال ہوگا
عبادت میں مزا ہی مزا ہوگا　　اپنے وقت کو مزے دار بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ

عشق رسول میں گم رہتے تھے　　ہر صحابہ ہر تابعی و ہر تابع تابعہ
ہر آئمہ ہر شہنشاہ و ہر اللہ والا　　اُن کے نقش قدم پہ جبیں جھکاؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ

عشق رسول جس کو مل گیا　　زندگی کا قرینہ اس کو مل گیا
قبر و حشر میں اس کے امن ہوگا　　بخت کو اپنا مقدر بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ

ویلنٹائن ڈے کو مت بناؤ　　جو بنائے اُن کو تم سمجھاؤ
ان سازشوں کو ناکام بناؤ　　صالحین کی صحبت کو کیمیا بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ

محمود قادری کی نصیحت نوجوانوں سمجھو　　جوانی کی نعمت کو سنبھالو
اپنے آپ کو بربادی سے بچاؤ　　اچھوں کے ساتھ خود کو اچھا بناؤ
وقت کو اپنے انمول بناؤ

بفیضانِ نظر بابا عمر قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۸٦

۹۲

۳۱٦

الحمد اللّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا جو کرم مجھ پر میرے نبی کردیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں مجھ کو ہر غم سے ربّ نے بری کردیا

اللہ ربّ العالمین کا ہر گھڑی، ہر پل، ہر ساعت شکر عظیم کہ اس نے ہمیں اپنا محبوب عطا فرمایا اور اپنے محبوب سے محبت کرنے کا حکم بھی فرمایا۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اللہ عزّ وجل کی محبت ہے اور درحقیقت اصل محبت تو ہے ہی یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے محبت کی جائے۔

دراصل معاملہ کچھ یوں ہے کہ یہودی اور نصرانی اور غیر مسلم قوتوں نے مسلمانوں کے بازو کا زور آزما لیا کہ ان کے سینوں میں جو دل ہے اس دل کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے خالی کردیا جائے۔ اسی محبت کی وجہ سے مسلمانوں کو ہر معاملے میں اللہ عزّ وجل کی طرط سے غیبی مدد ملتی رہتی ہے۔ بظاہر انکے پاس کچھ نہیں ہوتا مگر ان کا دل خوفِ خدا اور عشقِ رسول سے سرشار ہوتا ہے وہ ہر معرکے میں اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر کامیاب ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا طاغوتی قوتوں نے سوچا کہ مسلمانوں کے دلوں سے اس محبت کو نکال کر ان کو کھوکھلا کردیا جائے۔ لہٰذا اس نے دو ہتھیار استعمال کئے۔ ایک دولت دوسری عورت۔ جو ان ہتھیار کی زد میں آگیا وہ طرح طرح کے فتنوں میں پھنس گیا۔

یہ ویلنٹائن ڈے بھی انہیں ہتھیاروں کا ایک نمونہ ہے مسلمانوں نے یہودیوں کے جھانسے میں آ کر ان کی پالیسیوں ان کے کرتوتوں کا مکمل ساتھ ساتھ دیا۔ کبھی کسی غیر مسلم نے اسلامی تہوار ذوق وشوق کے ساتھ اپنایا؟ کبھی نہیں۔ لیکن مسلمان غیر مسلموں کے ان تہواروں کو اس شان سے مناتے ہیں جیسے یہ ان کے اپنے مذہبی تہوار ہیں۔ ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟ کیوں منایا جاتا ہے؟ کون لوگ مناتے ہیں؟ اور کس طرح مناتے ہیں؟ یہ سب تو آپ اس کتاب میں پڑھ ہی لیں گے لیکن میں ناقص العمل اپنی اصلاح کرنے کے لئے یہ ضرور لکھوں گا کہ اللہ مجھے اور تمام مسلمین کو اللہ کے محبوب کی سیرت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ محبوب جو اُمت کا خیر خواہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ عزّ وجل فرماتا ہے:

لقد جآئکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص

علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم (پ ۱۱۔ رکوع ۵۔ آیت ۱۲۸)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے
تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

وہ ہی ربّ ہے جس نے تم کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا

اللہ پاک بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی اور اسکے روحِ رواں جناب محمد محمود میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی پر اپنی رحمتوں، برکتوں اور سلامتوں کی بارش نازل فرمائے اور حضور تاج العماء قدس سرہ کے صدقے اور میرے پیارے پیرومرشد بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے دین متین سے محبت اور اس پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

خاک پائے مشائخ اعظام
محمد عمران میاں برکاتی ولد محمد سلیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للّٰہ

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے مجھ پر ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا نور اللّٰہ

عرض مرتب

بے شمار نعمتیں

اللہ عزوجل نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں جس کا شمار ناممکن ہے۔ قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وان تعدوا بنعمت اللّٰہ لا تحصوھا ط (پ۱۳۔رکوع ۱۷۔آیت ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔

ہر نعمت اپنے اندر برکتیں سموئے ہوئے ہے انہیں نعمتوں میں ایک نعمت جوانی ہے یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کی قدر بوڑھا انسان ہی جان سکتا ہے۔ لہٰذا جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جان کر اس میں اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مگر افسوس صد افسوس! یہ جوانی جو کہ دیوانی ہوتی ہے جوانی میں گل چھرے اُڑانے موج مستی اور دیگر خرافات میں گزارنے کے بجائے عبادت میں گزارے ورنہ بڑھاپے میں پچھتاوا ہوگا اپنے وقت کو دینی مصروفیات میں صَرف کریں نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔ شیطان جوانی کو برباد کرنے کیلئے طرح طرح کی مصروفیات مہیا کرتا رہتا ہے۔ اُس کی مصروفیات میں ایک مصروفیت ویلنٹائن ڈے ہے جس میں نوجوان اپنی جوانی کو برباد کرنے کیلئے تیار نظر آتا ہے اور اپنے خیالی محبوب کو حاصل کرنے کیلئے اس سے اپنی جسمانی خواہش کیلئے سر دھڑ کی بازی لگانے کیلئے تیار نظر آتا ہے۔ یہ ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟ اس موضوع پر لکھنے کی بزم دائرۃ البرکات کوشش کر رہی ہے۔ ویلنٹائن ڈے کے متعلق لکھنے سے پہلے جوانی کے متعلق کچھ تحریر کیا جائے گا۔ پھر ویلنٹائن ڈے کی تاریخ اور پھر حقیقی عشق کے مطابق لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہماری یہ تحریر لوگوں کے دِلوں میں اُتر جائے اور ہم صحیح معنوں میں حقیقی عشق سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سگِ عطار و برکات

محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

یکم شب شوال لیلۃ الجائزہ

بروز شب اتوار ۱۴۲۸ھ

بہترین جوان

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے بہتر وہ جوان ہے جو بوڑھوں کے مثل ہو اور بدتر وہ بوڑھا ہے جو جوانوں کے مانند ہے۔ (انیس الواعظین)

موت جوانی نہیں دیکھتی

جوان شخص میں یہ کمال ہو کہ وہ اپنے آپ کو بوڑھا جانے، موت کے قریب سمجھے۔ شیطان جوان کو وسوسہ ڈالتا رہتا ہے کہ تُو تو ابھی جوان ہے ابھی تیرے موج مستی کے دن ہیں بڑھاپے میں خوب عبادت کر لینا۔ نماز تو نماز، تہجد کی نماز بھی ادا کرنا، خوب حج، عمرے کرتے رہنا۔ لہٰذا جوان کو ہر وقت یہ خیال دل میں رکھنا چاہئے کہ موت کبھی بھی آسکتی ہے موت جوانی نہیں دیکھتی جس کا وقت ہو جاتا ہے وہ چلا جاتا ہے آپ نے ننھی منی وہ کلیاں نہیں دیکھیں کہ ابھی وہ کھلی بھی نہ تھی کہ موت نے اپنی آغوش میں لے لیا؟ نوجوانوں کو مرتے نہیں دیکھا؟ کل اپنی جوانی پر اتراتا تھا آج منوں مٹی کے نیچے دَبا ہوا ہے اُس کا حسن خاک میں مل گیا اُس کا رعب و دبدبہ اس کے ارمان مٹی میں مل گئے لہٰذا جوانی نعمت ہے اس کی قدر کریں اس پر اترائے نہیں عبادت کر کے ربّ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تو بجا لے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

فرشتوں کی ندا

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر روز ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے جوانوں اپنی جوانی ضائع نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔

کچھ ھاتھ نہیں آئے گا

جوانی گزر جانے کے بعد احساس دِلاتی ہے اور انسان کا ضمیر اس کو اس بات پر ملامت کرتا ہے کہ تو نے اپنی جوانی دنیا کی رنگینیوں میں، بے ہودہ خرافات میں، بری صحبتوں میں برباد کر دی مگر اب فقط پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ بچپن کھیل میں گزر جاتا ہے، جوانی مستی میں۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

بچپن کھیل میں کھویا ...... جوانی نیند بھر سویا ...... بڑھاپا دیکھ کر رویا

بلّی حج کو چلی

محترم جوان بھائیو! ذرا سر کو دل کی طرف جھکا کر سوچیں جوانی کی عبادت میں کتنی برکتیں ہیں۔ بوڑھا تو عبادت کرتا ہی ہے تو بہ بھی کرتا ہے عبادت اس لئے کرتا ہے کہ وقت گزارنے کیلئے اُس کے پاس کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔ بچے جوان شادی شدہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی اپنی بیوی بچوں میں مصروف ہوتے ہیں اُس بوڑھے کے پاس بیٹھنے کیلئے کوئی تیار نہیں ہوتا کام کاج کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اب وہ بے چارہ مسجد کا سہارا لیتا ہے نماز اور قرآن پڑھتا ہے رات کو نیند نہیں آتی تو اُٹھ کر تہجد پڑھ لیتا ہے یہ سب عبادت وہ مجبوری میں کر رہا ہے مگر جوان جس کے پاس ہمت بھی ہے طاقت بھی ہے نیند کا غلبہ بھی ہے دوستوں کی آمد ورفت بھی ہے دولت کا انبار بھی ہے طرح طرح کی فرمائش بھی ہیں ان سب کو قربان کر کے وہ اللہ عزوجل کی یاد کی طرف دوڑتا ہے تو اللہ عزوجل بہت خوش ہوتا۔ جوانی میں گناہوں کی زندگی کو چھوڑ کر توبہ کی طرف آتا ہے تو اللہ عزّوجل فرماتا ہے کہ میں اُس کو دوست رکھتا ہوں لہٰذا جوانی کی نعمت کا شکر ادا کریں۔ شیطان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی طرح اس کی جوانی برباد ہو جائے لہٰذا اس نے طرح طرح کے پروگرام دینے شروع کر دیئے۔ ویلنٹائن ڈے یہ بھی ایک نوجوان کو تباہی کی طرف لے جانے کا موقع ہے کہ نوجوان ویلنٹائن ڈے منانے کے چکر میں پھنس جائے اور اپنی جوانی برباد کر دے اور پھر پچھتاوا ہی پچھتاوا ہے۔

ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟

روم کے بادشاہ کلاڈیس دوم کے وقت میں روم کی سرزمین مسلسل جنگوں کی وجہ سے جنگوں کا مرکز بنی رہی اور یہ عالم ہوا کہ ایک وقت کلاڈیس روم کی اپنی فوج کیلئے مردوں کی بہت کم تعداد آئی۔ جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ روم کے نوجوان اپنی بیویوں اور ہم سفروں کو چھوڑ کر پردیس جانا پسند نہ کرتے تھے۔ بادشاہ کلاڈیس نے یہ حل نکالا کہ ایک خاص عرصے کیلئے شادیوں پر پابندی لگادی جائے تاکہ نوجوان فوج میں داخل ہوسکیں اس موقع پر سینٹ ویلنٹائن نے سینٹ مارلیس کے ساتھ مل کر خفیہ طور پر نوجوان جوڑوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا۔ ان کا یہ مقصد چھپ نہ سکا۔ لہٰذا کلاڈیس کے حکم پر سینٹ ویلنٹائن کو گرفتار کرلیا گیا اذیتیں دیکر 14 فروری 269 عیسوی کو قتل کردیا گیا۔ لہٰذا ۱۴ فروری سینٹ ویلنٹائن کی موت کے باعث اہل روم کیلئے معتبر و محترم دن قرار پایا۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ملتا ہے سینٹ ویلنٹائن نام کا ایک معتبر شخص برطانیہ میں بھی تھا۔ یہ بشپ آف ٹیرنی تھا۔ جسے عیسائیت پر ایمان کے جرم میں 14 فروری 269ء کو پھانسی دے دی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران بشپ کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہوگئی اور وہ اسے محبت بھرے خطوط لکھا کرتا تھا اس مذہبی شخصیت کے ان محبت ناموں کو ویلنٹائن کہا جاتا ہے۔ چوتھی صدی عیسوی تک اس دن کو تعزیتی انداز میں منایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اس دن کو محبت کی یادگار کا رُتبہ حاصل ہوگیا اور برطانیہ میں اپنے منتخب محبوب اور محبوبہ کو اس دن محبت بھرے خطوط، پیغامات، کارڈز اور سرخ گلاب بھیجنے کا رواج پایا گیا۔

چمچہ، دل اور محبت کی چابی

برطانیہ سے رواج پانے والے اس دن کے بعد میں امریکہ اور جرمنی میں بھی ویلنٹائن ڈے منایا جانے لگا تھا۔ تاہم جرمنی میں دوسری جنگِ عظیم تک یہ دن منانے کی یہ روایت نہیں تھی۔ برطانیہ میں ۱۴ فروری کو لکڑی کے چمچے تحفے کے طور پر دیئے جانے کیلئے تراشے جاتے اور خوبصورتی کیلئے ان کے اوپر دل اور چابیاں لگائی جاتی تھی تحفے وصول کرنے والے کیلئے اس بات کا اشارہ ہوتا کہ تم میرے دل کو اپنی محبت کی چابی سے کھول سکتے ہو۔

اب یہ رسم مسلمانوں میں بھی رائج ہونے لگی۔ اب مسلمان نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی 14 فروری کو محبت کا دن کہنے لگے ہیں آپ کو جو تاریخ بتائی گئی اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اس دن کی شریعت میں کوئی اہمیت نہیں ہم اللہ عزوجل کے بندے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں جو دن ہمیں نصیب ہوئے ان کو ہم یادگار بنائیں۔ مسلمانوں کے جو خاص ایام، خاص مہینے ہیں ان میں اللہ عزوجل کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ ۱۴ فروری کو نوجوان اپنے محبوب کو پھول یا کارڈ دے کر محبت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ عارضی محبت کسی کام کی نہیں۔ آج نوجوان اپنے عارضی محبوب کو لفظی جملوں میں محبت کا اظہار کرتا ہے کہ تم بہت اچھی لگتی ہو میں تمہارے لئے سب کچھ کرسکتا ہوں۔ محبوبہ کی محبت میں نوجوان سر دھڑ کی بازی بھی لگا دیتا ہے جو محبوبہ کہتی ہے وہ کرتا ہے ماں باپ کو چھوڑنے کیلئے بھی تیار ہوجاتا ہے۔ اسی موقع پر ایک واقعہ یاد آرہا ہے سناتا ہوں۔

واقعہ

ایک نوجوان کا ایک نوجوان لڑکی پر دل آ گیا۔ رفتہ رفتہ معاملہ بڑھتا گیا محبت کا اظہار ہوا لڑکی نے امتحان لینے کیلئے اُس سے کہا مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! لڑکی نے کہا میں جب مانوں گی کہ تم اپنی ماں کا دل سینے سے نکال کر لے آؤ وہ پاگل دیوانہ لڑکی کی محبت کا شکار ہو چکا تھا اس نے کچھ بھی نہیں سوچا اور جا کر ماں کو گرایا خنجر سینے میں ڈالا اور سینہ چاک کر کے دل نکال لیا ماں مر گئی وہ دل لے کر اپنی محبوبہ کے پاس گیا۔ جب محبوبہ نے یہ دیکھا تو وہ کانپ گئی اور کہنے لگی اے نادان! تو جب اپنی ماں کا نہ ہو سکا تو میرا کیا ہو گا یہ کہہ کر وہ بھاگ گئی۔

آپ نے پڑھا آج کا نوجوان بھی اسی طرح کی حرکتیں کرتا نظر آ رہا ہے ماں کے دل کو تو نہیں نکال سکتا مگر ماں کے دل کو اپنی محبوبہ کی خاطر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے وہ ماں جو اپنے لختِ جگر کو اپنے خون سے سینچ کر پروان چڑھاتی ہے اپنی خوراک کا ایک حصہ اپنے دودھ کے ذریعے اُسے پلاتی ہے اُس کو سردی گرمی سے بچاتی ہے اُس کی صحت کا خیال رکھتی ہے وہ بچہ جب جوان ہو جاتا ہے ماں کے ارمان بھی جوان ہوتے ہیں کہ میرا بیٹا اب بڑا ہو گیا ہے میرے بڑھاپے کا سہارا بنے گا وہی لڑکا اب اپنی محبوبہ کے چکر میں آ کر ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی محبوبہ کی بات میں آ جاتا ہے محبوبہ کا ہو کر رہ جاتا ہے یہی محبوبہ جو اپنے ماں باپ کی نہ ہوئی، اپنے ماں باپ کی عزت کی پرواہ نہ کی یہ اس کی عزت کو کیا رکھے گی لہٰذا عارضی محبت میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے محبت جس سے ہوتی ہے اُس محبوب کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے آج کا نوجوان اپنی Girl Friend سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہی محبوبہ ایک دو دن تک دانتوں میں پیسٹ نہ کرے تو منہ میں بدبو ہو جائے گی اور اُس کا محبوب اُس سے دُور بھاگے گا۔ اگر اُسی محبوبہ کے پورے چہرے پر خون اور پیپ کے دانے ہو جائیں تو کل تک تو وہ اُس کے چہرے کی تعریف کرتا تھا آج اُس کا چہرہ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا یہ تو کوئی محبت نہ ہوئی یہ عارضی محبت ہے حقیقی محبت تو اللہ عزوجل سے اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہونی چاہئے ہم اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کریں گے تو اللہ ہم سے محبت کرے گا۔ قرآن کریم میں خود پروردگار ارشاد فرماتا ہے:

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

اللہ عزّ وجل اپنے کلام پاک میں خود ارشاد فرما رہا ہے کہ تم میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اور اُن کی اطاعت کرو میں خود تم سے محبت کروں گا۔ لہٰذا محبت کا مرکز نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہیں اُس کا ایمان بھی نہیں۔ جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کیا وہ عالی مقام پر فائز ہو گئے اور وقت کے امام بن گئے۔

جو آپ کے غلام ہیں وہ وقت کے امام ہیں

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت عاشقوں کا معیار ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ کی بات کرتے ہیں یہ ایک واحد شہر ہے جس کی تعریف میں نہ جانے کتنے قصیدے لکھے گئے، لکھے جا رہے ہیں اور قیامت تک لکھے جاتے رہیں گے۔ عشاق مدینے کی حاضری کیلئے روتے نظر آتے ہیں شب و روز مدینے کی یاد میں تڑپتے نظر آتے ہیں یہ مدینہ عاشقوں کو اپنی یاد میں رُلاتا ہے کوئی جنت کیلئے نہیں روتا دعا ضرور کرتے ہیں مگر مدینے کی یاد میں روتے ہیں۔

اے رضوان تیری جنت میں سوز و گداز بھی ہے

ہے عشق میں رُلاتا سرکار ﷺ کا مدینہ

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین شریف سے عشاق محبت کرتے ہیں نعلین شریف کا نقش اپنے سینے پر لگاتے ہیں اپنے عمامے میں سجاتے ہیں مدینے شریف کی کھجور کی گٹھلی کو تبرک کے طور پر رکھتے ہیں مدینے کی خاک کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں یہ سب عاشق ہونے کی علامت ہیں یہ باتیں دیوانگی کی اور محبت کی ہیں عقل والوں کی عقل دانی میں نہیں آتی۔

عقل والوں کے نصیب میں کہاں ذوقِ جنوں عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کامل عشق کیا جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے صحابہ کرام اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں کے ذریعے وہ مقدس پانی زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ ہتھیلیوں میں حاصل کر کے اپنے چہروں پر ملتے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر اقدس کے بالوں کا حلق کرانے کیلئے بیٹھے تو صحابہ کرام دیوانہ وار چار سمت کھڑے ہو گئے اور اُن موئے مبارک کو زمین پر نہ گرنے دیا تبرک کے طور پر حاصل کیا۔ یہ ہے کامل عشق کہ آج اُن کا نام سنتے ہیں تو بے ساختہ زبان پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاری ہو جاتا ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عشق ایمان کی علامت و پہچان ہے جس کے دل میں محبتِ رسول نہیں اُس کا ایمان بھی نہیں۔

نادان جوان

اے نوجوان! تو کس مستی میں کھوگیا تو کس سے دل لگا بیٹھا تیرا دل کیوں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا شکار نہیں ہوا یہ دل تو صرف اللہ عزّ وجل کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا قرینہ ہونا تھا کیوں مجازی عشق میں کھوگیا یہ دل کسی کو دینے کیلئے نہیں ہے اس میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عشق موجیں مارتا تھا کیوں عارضی حسن کی پریوں کو دے دیا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن کے آگے حسن یوسف بھی کچھ اہمیت نہیں رکھتا مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کا حسن دیکھ کر اپنی اُنگلیاں کاٹ دیں۔ اگر وہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لیتیں تو اپنی گردنیں کاٹ دیتیں۔ آج بھی عشاق سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کے عشق میں اپنے سر کٹانے کیلئے تیار ہیں مصر کی عورتوں نے دیکھ کر انگلیاں کاٹیں عشاق بغیر دیکھے صرف آپ کے نام پر سر کٹانے کیلئے تیار ہیں۔

حسن یوسف پر کٹی مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

اے نوجوان! سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں جینے کی کوشش کرو۔ یہ ایسا عشق ہے کہ مر کر بھی بندہ حیات جاویدانی پاتا ہے مر کر بھی مرتا نہیں ہمیشہ کیلئے زندہ ہوجاتا ہے۔

سرکارِ مدینہ کے عشق میں جو مرتے ہیں ... اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

دل صرف سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کیلئے تیار کریں دل کسی کو نہ دیں۔

میری جان لے لو میرا مال لے لو دنیا کے ڈاکوؤں
دل نہ دوں گا اس میں مدینے والے کی یاد ہے

رہے اُن کے جلوے بسے اُن کے جلوے ... میرا دل بنے یادگارِ مدینہ
شرف جس سے حاصل ہوا انبیاء کو ... وہی ہے حسن افتخارِ مدینہ
حسن ہے اُسے ہر ساعت دو عالم ... یہ دل ہوچکا ہے شکارِ مدینہ

عاشق ہو تو ایسا

اب ایک عاشق کا واقعہ پڑھتے ہیں کہ ایمان میں تازگی پیدا ہو جائے گی۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس راہ سے گزرتے کفار و مشرک کے کچھ آوارہ لڑکے راہ میں بیٹھے ہوئے ہوتے کبھی کبھی مذاق کرتے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے کچھ بھی نہ کہتے۔ ایک مرتبہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کے لڑکوں کی طرف مڑ کر دیکھا جیسے ہی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر ایک لڑکے پر پڑی اُس لڑکے کی قسمت چمک گئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ اب وہ لڑکا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن اور آپ کے کردار کا عاشق ہو گیا۔ اب روزانہ اُسی راہ میں آ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتا آپ کو دیکھتا تو اُس کو قرار آتا دن بہ دن آپ کے عشق میں بے قرار رہنے لگا اپنا عشق کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ کفار کے سردار کا بیٹا تھا اُسی دوران وہ سخت بیمار ہو گیا طبیب آنے لگے مرض کی شناخت نہ ہو سکی۔ بالآخر مریض پر موت طاری ہو گئی۔ طبیبوں نے کہا اس کی آخری خواہش پوری کی جائے۔ باپ بیٹے کے پاس آیا اور کہا بیٹا تیری کوئی خواہش ہو تو بتا؟ بیٹے نے کہا میری خواہش آپ پوری نہیں کر سکو گے۔ باپ نے کہا بیٹا تیری آخری خواہش میں ضرور پوری کروں گا۔ بیٹے نے کہا......

بقول شاعر ؎

میں مریضِ مصطفےٰ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبوں
میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینے

بابا جان! مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا جائے باپ کو ناگوار گزرا مگر بیٹے کی خواہش پوری کرنی تھی۔ باپ نے حکم دیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ اُن کا ایک عاشق بیمار ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خبر سنتے ہی اپنے بیمار کی طرف آ گئے۔

سر بالیں اُسے رحمت کی ادا لائی ہے   حال بگڑا تو بیمار کی بن آئی ہے

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشق کے سرہانے کھڑے ہیں جب اُس عاشق نے آنکھ کھولی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جلوہ دیکھا فوراً کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! **مجھے کلمہ پڑھائیے** کلمہ پڑھ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جلوہ آنکھوں میں جما کر آنکھیں بند کر لیں اور اُس کا انتقال ہو گیا۔

اُلٹی چال چلتے ہیں عقل والے   آنکھیں بند کرتے ہیں دیدار کیلئے
قبر میں تیری دید کا ارمان لے کر گیا   کون کہتا ہے میں بے سر و سامان گیا

اُس عاشق کے باپ نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ آپ کی ملت پر مرا ہے لہٰذا اس کا غسل کفن دفن آپ ہی کریں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے غسل کفن دیا۔ نمازِ جنازہ ہونے والی تھی کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پنجوں کے بل چل رہے تھے (پنجوں کے بل اُس وقت چلا جاتا ہے جب رَش ہو) صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ پنجوں کے بل کیوں چل رہے ہیں حالانکہ جگہ کافی ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مرنے والا ہمارے عشق میں جیتا تھا ہمارے عشق میں مرا ہے لہٰذا اس کی نماز جنازہ میں بے شمار فرشتے آئے ہیں مدینے کی گلیوں میں جگہ نہیں ہے۔

آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے
یہ نکل جائے دم میری جان مدینے والے

دولت عشق سے آقا میرے جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے

نجم کی اے خدا آرزو ہے یہی
ہر عاشق زار کی آبرو ہے یہی

موت کے وقت سر اُن کے قدموں میں ہو
دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے

کامیاب شخص

آپ نے پڑھا دل سینے میں مچل گیا ہوگا کہ عشق حقیقی میں کتنا مزا ہے جیتے بھی شان سے ہیں اور مرتے ایمان پر ہے۔ دنیاوی حسن کی پریوں سے عشق میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے بیوی بچوں دوست احباب والدین استاد سے محبت کریں لیکن دل نہ لگائیں جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر اولاد پیدا ہوتی تو آپ بہت محبت کرتے لوگوں نے پوچھا اے عثمان مخلوق سے اتنی محبت کرتے ہو تو آپ نے فرمایا میں محبت اس لئے کرتا ہوں کہ کل یہ مرجائیں گے تو ان کی موت پر صبر کروں گا اور اللہ عزوجل مجھے اجر دے گا۔ حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے ماں باپ مال اولاد حتیٰ کہ اپنی جان سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ کرے لہٰذا حقیقی عشق کریں مجازی عشق کے پیچھے اپنا وقت اپنی جوانی برباد نہ کریں۔ ویلنٹائن ڈے یہ کوئی اسلامی دن و اسلامی تہوار نہیں جس کی تفصیل آپ نے پڑھی یہ جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی بربادی کا سامان ہے ویلنٹائن ڈے کے دن لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو کارڈ پھول دیتے ہیں آہستہ آہستہ معاملہ بڑھتا ہے ملاقات تک معاملہ آتا ہے پھر کالا منہ ہوجاتا ہے۔ حدیثِ پاک کا مفہوم ہے جہاں مرد اور عورت ہوتے ہیں (نامحرم) وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ اور پھر بربادی ہی بربادی شروع ہوجاتی ہے۔ لہٰذا محبت و پیار کا دن منائے دین اسلام میں جو دن جو راتیں ہیں اُن کو منائے سب خوشیوں کے مرکز کا دن عید میلاد النبی ﷺ ہے 14 فروری کے بجائے 12 ربیع الاوّل کا دن محبت و پیار خوشیوں کا دن ہے۔ اس کو شریعت کے مطابق منانے کی کوشش کریں۔

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اسی دن احمد مختار آگیا

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ غلط رسومات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی حیدرآباد کا مشن یہی ہے کہ عوام الناس کو بدعملی بدعقیدگی سے بچانا۔ اللہ عزوجل ہمیں اپنی اس کوشش میں کامیاب فرمائے۔ بزم کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ کتاب پڑھ کر تمام حضرات اپنے اپنے انداز میں ۱۴ فروری سے پہلے لوگوں کا ذہن بنائیں علماء کرام بیانات کے ذریعے مبلغ وعظ و نصیحت کے ذریعے عوام کو بیدار کریں۔ ان شاءاللہ بہت فائدہ ہوگا۔ علماء کرام کہیں غلطی دیکھیں تو اصلاح کیلئے بزم سے رابطہ کریں۔ ان شاءاللہ آئندہ اشاعت میں صحیح کرلیا جائے گا اور سگِ عطار و برکات کی کم علمی سمجھ کر معاف فرمادیں۔

سگِ عطار و برکات

محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

۸ شوال المکرم ۱۴۲۸ ہجری

21 اکتوبر 2007ء بروز اتوار